رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں- ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)- مجلس ادارت-

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں ایک تحفہ جناب ڈاکٹر عبدالحی ابڑو صاحب کا ارسال کردہ ہے جو ہر اعتبار سے قیمتی وزنی ثمین وسمین اور ضخیم ومتین ہے...... یہ تحفہ ہے پروفیسر عبدالکریم زیدان صاحب کی کتاب الوجیز فی اصول الفقہ کے اردو ترجمہ کا جو معروف محقق جناب ڈاکٹر احمد حسن صاحب کی کاوش ہے ...... جناب ڈاکٹر عبدالکریم زیدان عالم اسلام کے ایک نامور اسکالر تھے جو بغداد میں پیدا ہوئے اور یمن میں ۲۰۱۴ میں وفات پائی......

انہوں نے اصول فقہ پر متعدد کتب لکھیں......الوجیز ان کی کلیۃ الشریعہ جامعہ الازہر کے درجہ رابعہ کے طلبہ کے لئے لکھی گئی کتاب ہے مگر اپنی ضخات وجسامت اور اپنے مباحث کے اعتبار سے ایسی بالکل نہیں لگتی بلکہ اصول فقہ کے مصادر میں سے ایک محسوس ہوتی ہے......اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ مصنف نے کسی ایک مکتبِ فکر کے فقہی اصول پیش نہیں کئے اور نہ کسی خاص مکتبِ فقہ کی تقلید وحمایت کی ہے......الوجیز یوں تو مختصر کے معنی میں ہے مگر ان کی یہ کتاب مختصر ہرگز نہیں اسی لئے مترجم جناب احمد حسن صاحب مرحوم نے اس کا نام جامع الاصول رکھا ان کے بقول اس میں اصول فقہ سے متعلق تمام اہم مسائل نہایت جامعیت کے ساتھ آ گئے ہیں۔ جناب احمد حسن مرحوم ایک عرصہ تک جامعہ اسلامیہ اسلام آباد میں بطور استاذ وتحقیق خدمات انجام دیتے رہے انہوں نے اس میں کچھ اضافات بھی کئے......کتاب کے بنیادی طور پر چار ابواب ہیں (۱) حکم شرعی (۲) ادلۃ الاحکام (مآخذ)
(۳) طرق تفسیر نصوص یعنی استنباط احکام کے اصول اور قاعدے، (۴) اور اجتہاد وتقلید
جامع الاصول اس سے قبل مجتبائی پریس لاہور سے شائع ہو چکی ہے تاہم اس کا وہ ایڈیشن اب بازار میں دستیاب نہیں......جامعہ اسلامیہ کے شعبہ تحقیق ومطبوعات کے چیئرمین ہمارے کرم فرما جناب ڈاکٹر

عبدالحی ابڑو صاحب نے کتاب کے مسودے پر نظر ثانی کر کے اسے ہر طرح کے ابہام سے پاک کرنے اور ترجمہ کو مزید چار چاند لگانے کی سعی جمیل کی ہے......اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین)

ستمبر ۲۰۱۴ میں شائع ہونے والی یہ کتاب ۶۵۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں اصول فقہ پر بڑی مفصل گفتگو ہے......مدارس دینیہ کے طلبہ جو اصول الشاشی اور نورالانوار جیسی دقیق کتب کے حل میں مشکل محسوس کریں انہیں اس کتاب سے مدد لینی چاہئے......کتاب شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے طلب کی جاسکتی ہے......قیمت درج نہیں......

دوسرا تحفہ......انبیاء کے دیس میں...... اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی کی شائع کردہ کتاب کا ہے یہ کتاب ثمینہ ضیاء صاحبہ کے سفر اقصی کی روئداد پر مشتمل ہے......سرزمینِ انبیاء واولیاء فلسطین......ایسی سرزمین ہے جس کا سفر ہر بندۂ مؤمن کرنا چاہتا ہے مگر اسرائیل اس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے......بطورِ خاص ہم پاکستانیوں کے لئے اس کی زیارت تقریباً محال ہے۔ اللھم فرّج وسھّل ویسّر......ثمینہ ضیاء گرچہ اصلاً ونسلاً پاکستانی ہیں مگر ان کی شہریت کینیڈا کی ہے اس لئے وہ اسی طرح کینیڈین پاسپورٹ پر اسرائل گئی ہیں جس طرح ہمارے پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب جاتے آتے رہے ہیں......ثمینہ ضیاء صاحبہ کینیڈا میں تحریکِ اسلامی کی فعال کارکن رہی ہیں اور اب کویت میں بھی اخوانیوں کے ساتھ اسلامی جدوجہد کی تحریک میں شامل ہیں......انہوں نے اردن وفلسطین میں صحابہ کرام اور انبیاء علیہم السلام کے مزارات کی زیارت کی اور مشاہداتِ زیارت کو بغیر کسی تصنع وتوضع کے بیان کردیا ہے اور کہیں بھی مشاہدے اور محسوسات وکیفیات کو چھپانے کی کوشش نہیں کی جو کہ بعض مخصوص نظریاتی لوگوں کی عادت ہوا کرتی ہے......مثلاً وہ ایک جگہ لکھتی ہیں......ہمارے گائیڈ نے ہمیں مکفیلہ غار کے بارے میں بتایا کہ اس کے اندر حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب ویوسف علیہم السلام اور ان کی ازواجِ مطہرات کی قبریں ہیں......جب میں مکفیلہ غار میں جھانک رہی تھی تو جس چیز نے مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا وہ یہ کہ غار سے ٹھنڈی ٹھنڈی اور معطر ہوا آرہی تھی خوشبو بھی ایسی خاص کہ میں نے کبھی سونگھی نہ تھی۔ سر اٹھا کر گھر والوں سے (جو سفر میں ان کے ساتھ تھے) پوچھا کہ کیا یہ ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آپ سب کو بھی محسوس ہوئی ہے؟ تو سب نے کہا کہ ہاں ہم سب کو بھی ایسا ہی محسوس ہوا ہے میں دوبارہ جھک کر اس ہوا اور خوشبو کو اپنے اندر سمو لینا چاہتی تھی میں نے (مزارات کے) متولی سے پوچھا کہ بھائی یہ کیا معمہ ہے؟ وہ کہنے لگا کہ نیچے تو صرف قبریں ہیں نہ کوئی کھڑکی ہے نہ سوراخ ہے۔ بس نیچے چھوٹا سا ایک تہ خانہ ہے جہاں یہ مقدس ہستیاں مدفون ہیں۔ لیکن یہ ٹھنڈی ہوائیں اور خوشبو تو ظاہر ہے کہ قبر ہی سے آرہی

ہے۔کیوں کہ یہاں خلیل اللہ آرام فرمارہے ہیں۔اللہ نے جنت کی کھڑکی کھول دی ہے۔اور یہ خوشبو جنت کی خوشبو ہے۔................ مجھے اس ٹھنڈی ہوا نے پھر اپنی طرف متوجہ کیا اور میرا دل چاہ رہا تھا کہ اک دفعہ پھر غار میں جھانکوں تا کہ جنت کی ہوا پھر سے میرے چہرے کو چھولے.......... پھر جھکی اور کچھ محسوس کرنے کی کوشش کی ایسی کیفیت اوراحساس طاری ہوا جس پر دل ہی کی گواہی سنی جاسکتی ہے ....روضہ ءرسول کے بعد اگر کسی قبر پر دل کو تھامنا پڑا تو وہ روضہ ءخلیل اللہ تھا..........

• سفرِاردن کا حال بیان کرتے ہوئے مزید آگے لکھتی ہیں...... ہماری منزل موتہ تھی......اس جگہ کی سب سے زیادہ خاص بات وہ تینوں مسلمان کمانڈر تھے جن کی شہادت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں دی تھی......(اللہ اکبر) اس میدان میں ایک بڑی شاندار مسجد نظر آئی اس مسجد میں عصر کی نماز پڑھی۔ایک خاص خوشبو نے پوری مسجد کا احاطہ کیا ہوا تھا۔پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہاں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب کی قبریں ہیں..........

اللہ محترمہ ثمینہ ضیاء صاحبہ کو اجرِ جزیل عطا فرمائے......انہوں نے بڑی دیانت داری سے اپنی کیفیات بیان کی ہیں......ورنہ یہاں ایسے مفکرین بھی گزرے ہیں جن کے خیال میں قبروں میں کیا رکھا ہے وہ تو کب کے مر کے مٹی میں مل چکے..........اور ثمینہ آپا تو قبورِانبیاء واولیاء سے جنت کی کھڑکی کی ہوا وخوشبو کا مزہ بھی پا کر آگئیں۔

مخدوم ومحترم جناب شاہ محمد قاسم پھلواروی کی صاحبزادی محترمہ ثمینہ ضیاء بہن کی یہ باتیں پڑھ کر احساس ہورہا ہے کہ قبروں والوں کی خوشبو کو وہی محسوس کرسکتا ہے جس کا دل اللہ نے وساوس شیطانی سے پاک رکھا ہو اور جس کے دل کی پھلواری پر کسی ملمع کاری نے کام نہیں کیا ہو......اور یہ حدیث مبارکہ یاد آرہی ہے کہ **ان الولد لیولد علی فطرتہ فابواہ یھوادنہ او یمجسانہ او ینصرانہ**............ (الخ) اللہ میری اس بہن کا یہ ذوق وایمان سلامت رکھے (آمین) کتاب ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں ۴۰ صفحات پر مزارات ومقاماتِ مقدسہ کی نادر تصاویر شامل ہیں......

• کتاب بیت المقدس سے محبت کرنے والے ہر شخص کو مطالعہ کرنی چاہئے......شاید اس کتاب کے مطالعہ اوراس کے نتیجہ میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام و دیگر انبیاءِ کرام نیز مسجد اقصی وفلسطین کی زیارت کے لئے پیدا ہونے والے ذوق وشوق کی برکت سے ہی اللہ تعالی سفرِ فلسطین کا کوئی وسیلہ پیدا فرمادے......وماذلک علی اللہ بعزیز..........

کتاب ملنے کا پتہ ہے:......اکیڈمی بک سینٹر ڈی ۳۵۔بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا کراچی ۷۵۹۵۰ فون ۳۶۳۴۹۸۴۰

☆اذا اصبحت فلا تنتظر المساء ،وعش فی حدود الیوم، واجمع ھمک لاصلاح یومک.☆

کتابوں کے تحائف میں ایک اور تحفہ جناب فتح اللہ گولن کی کتاب......القلوب الضارعۃ......(مضطرب دلوں کی فریاد) کا ہے......جناب فتح اللہ گولن ترکی کے ان دینی اشخاص میں سے ایک ہیں جنہیں گزشتہ چند برسوں میں بہت پروموٹ کیا گیا ہے......وہ دینی بھی ہیں، سیاسی بھی ہیں، صوفی بھی ہیں اور تحریکی بھی اس لئے ان کے بارے میں متضاد باتیں چھپتی رہتی ہیں......اور ایسا ہر ملک میں ہر ایسی شخصیت کے ساتھ ہوتا ہے جسے عروج ملتا ہے......زیر نظر کتاب ان کی وہ کتاب ہے جو مجموعہ ہے اوراد و وظائف اور دعاؤں کا......اس مجموعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ترکی میں محافلِ ذکر وتصوف کا بڑا غلغلہ رہا ہے اور آج بھی ہے...... جناب فتح اللہ گولن نے کتاب میں لکھا ہے کہ......میں ان لوگوں میں شامل ہوں جو اجتماعی طور پر کسی جگہ جمع ہوکر دعاء کرنے کی فضیلت کے قائل ہیں اور میری کتنی شدید خواہش ہے کہ آج کے عابدین اور زاہدین ذکرِ خاص کا اہتمام کریں۔

کتاب میں خلفائے راشدین سے منقول دعائیں، اولیائے کرام اور مشائخ عظام کے اوراد، حضور ﷺ کے لئے مختلف درود، حضراتِ انبیاء کرام اور صحابہ وتابعین سے منقول دعائیں، معمولاتِ انبیاء واولیاء، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف، حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف، حضرت الشیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف، حضرت الشیخ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی، امام معروف کرخی، شیخ ابراہیم ادہم، حضرت سید احمد رفاعی رحمہم اللہ تعالیٰ ودیگر مشائخ کے بے شمار وظائف درج ہیں......سات سو سے زاید صفحات کی یہ کتاب ہارمنی پبلیشرز اسلام آباد نے شائع کی ہے اور مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہوسکتی ہے......کتاب گھر، ۱۴۴۔ اقبال روڈ راولپنڈی......اردو ترجمہ کے بعد پہلی بار کتاب ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی ہے......کتاب کے مندرجات کو شائع کرنے پر سخت پابندی ہے نہ جانے کیوں؟ کیا اس لئے کہ اللہ کا نام لینے کا ڈھنگ اور ڈھب عام نہ ہوجائے؟ یا عام لوگ انبیاء وصلحاء کے معمول میں رہنے والی دعاؤں سے آشنا نہ ہوجائیں؟ یا اس لئے کہ اس کتاب کے مندرجات عام ہونے سے صلاح وفلاح عام نہ ہوجائے؟ کاش اس پابندی کی کا مقصد کوئی ہم کو سمجھاتا......؟

ایک اور تحفہ ......فقہ اسلامی میں عرف کی اہمیت......کا ہے۔ کتاب کا اصل نام ......نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف......ہے۔ مؤلف علامہ محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الشامی الدمشقی الحنفی (م ۱۲۵۲ھ) ہیں۔ جب کہ اس کا ترجمہ اور اس پر تحقیق ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی صاحب نے کی ہے۔ جبکہ تقدیم فقیہ العصر مفتی محمد ابوبکر صدیق شاذلی صاحب نے لکھی ہے جو رئیس ہیں دارالافتاء کیوٹی وی کے......کتاب کے مندرجات عرف سے متعلق ہیں۔ طلبۂ علم اور عام قارئین کی سہولت کے پیش نظر چند عنوانات درج کئے جاتے ہیں۔

☆اترک المستقبل حتی یاتی، ولا تهتم بالغد، لانک اذا اصلحت یومک صلح غدک.☆

عرف کے معتبر ہونے کی دلیل، مفتی اور قاضی کے لئے جائز نہیں کہ عرف کو ترک کریں، عرف کی اقسام، قرض دار سے نفع لینے کا حیلہ، باٹ کے وزن کی زیادتی کا مسئلہ، جولاہے کا مسئلہ، درہم سے درہم کی بیع کا جواز، فساد بیع میں علت جھگڑے کا اندیشہ، سکوں میں کھوٹ کے مسائل، کھوٹ والے سکوں سے خرید و فروخت کا حکم، رمضان کے چاند کا مسئلہ، ودیگر متعدد مسائل، اور شرعی جوابات......

کتاب کا ترجمہ کرتے وقت پوری کوشش کی گئی ہے کہ سلیس و بامحاورہ ترجمہ کیا جائے......

تقریباً سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب دارالنعمان کراچی نے شائع کی ہے۔ کتاب ملنے کے متعدد پتے کتاب میں درج ہیں کراچی میں یہ کتاب مکتبہ قادریہ یونیورسٹی روڈ نزد پرانی سبزی منڈی سے اور مکتبہ برکاتِ المدینہ بہارِ شریعت مسجد بہادر آباد سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ دارالنعمان نے اس سے قبل بھی متعدد فقہی کتب شائع کی ہیں جن کا تعارف ہم انہی صفحات میں پیش کر چکے ہیں۔ اللہ رب العزت دارالنعمان کو مزید جولیانیاں عطا فرمائے اور یہ فقہ اسلامی کی خدمت جاری وساری رکھے...... زیر نظر کتاب بذاتِ خود ایک معتمد وموثق دستاویز ہے کہ شام کے معروف عالم علامہ شامی (فقیہ عصرہ) کی تحریر ہے جبکہ دو مفتیانِ کرام ورؤسائے دارالافتاء وفقہائے عصرنا کی اس پر محنت نے اسے مزید نکھار دیا ہے۔ اللھم زد فزد......

کتاب ۲۰۱۴ء میں شائع ہوئی ہے اور برادرم مفتی محمد وسیم اختر المدنی نے ہمیں ہدیۃً بھجوائی ہے۔ جس پر راقم وادارہ ممنون ہیں......

ایک اور کتاب کا تحفہ ہمیں ایک ایسے مہربان دوست نے ارسال کیا ہے جو خود بھی کتابوں کے مطالعہ کے شوقین ہیں اور اپنے دوستوں کو بھی کتابیں ہدیہ کرتے رہتے ہیں......اور وہ ہیں جناب توفیق جونا گڑھی صاحب، اس بار انہوں نے تین کتابیں بھجوائی ہیں مگر تعارف ایک ہی کا پیش کیا جاسکے گا کیونکہ مطالعہ فی الحال اسی کا ہوسکا ہے......اس کتاب کا نام ہے ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت، کتاب کی لوح پہ لکھا ہے:

......فتنہ قادیانیت کے محاسبہ پر مبنی اولین تاریخی وتحقیقی دستاویز...... یہ دستاویز تیار ہوئی ہے ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم (۱۸۸۵......۱۹۱۷ء) کی فائلوں سے......اور اسے تیار کرنے کی سعی کی ہے جناب محمد ثاقب رضا قادری صاحب نے......جن کا فون نمبر 0331-0472880 ہے اور یہ کتاب بالکل نئی نویلی طبع ہو کر ۲۰۱۴ کے دسمبر ہی میں منظر عام پر آئی ہے......ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب واقعی ایک دستاویز ہے......جس میں ابتدائیہ اور مقدمہ اور تقاریظ کے علاوہ دو باب ہیں جن میں تاریخی معلومات کا ذخیرہ سمودیا گیا ہے......مؤلف موصوف نے اس بات پر دکھ کا اظہار کیا ہے کہ اکابر اہل سنت کی صحافتی خدمات کو کبھی خراجِ تحسین پیش نہیں کیا گیا......ہمیں بھی اس سے اتفاق ہے مگر ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی جو ایک مجلّہ (تبیان) کے مالک ومدیر اور ماہنامہ ترجمان اہل سنت کی مجلس

☆طهر قلبك من الحسد، ونقه من الحقد، واخرج منه البغضاء، وازل منه الشحناء.☆

ادارت کے رکن رکین رہے ہیں نے ایک رسالہ مرتب فرمایا جس کا نام ہے..... فروغِ صحافت میں اہلِ سنت کا کردار...... حضرت حکیم الامت حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کو ہمارے ایک صحافی دوست نے وہی رسالہ پیش کیا تو انہوں نے فرمایا جو کردار اہل سنت کو من حیث السواد الاعظم ادا کرنا چاہئے تھا وہ دور دور تک نہیں اور جو کام ہوا ہے وہ بعض درد دل رکھنے والے احباب کی ذاتی کوششوں سے ہوا ہے اس میں جماعتی نظم کہیں بھی نظر نہیں آتا اور اسے محفوظ کرنے کا بھی کوئی اہتمام نہیں کیا جاسکا.......... انہوں نے مزید کہا اللہ مولانا شاہ حسین گردیزی کو اجرِ جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے بہت کچھ محفوظ کر دیا...... آج اس بات کو تیس پینتیس برس سے زاید کا عرصہ گزر چکا ہے...... اور ایک بار پھر اسی سے ملتا جلتا تاثر حضرتِ محمد رضا قادری صاحب کی تحریر سے بھی ٹپک پڑا ہے...... وہ لکھتے ہیں:........... جماعتی انتشار اور تحقیق وجستجو سے عاری رویے کے سبب اسلاف کا بیشتر ورثہ آج ہماری دسترس میں نہیں رہا...... میں جناب کو داد دیتا ہوں کہ اپنی ذاتی لگن اور دلچسپی کی بنیاد پر آپ اس دستاویز کو مرتب کرنے اور دسترس میں لانے میں کامیاب ہوگئے...... اور ایسا کام کر ڈالا جس کے کرنے والوں کو ہمارے یہاں خبطی بتایا جاتا ہے اور نذرِ اللہ و نیازِ حسین پر لکھنے والوں کو ہی عالم فاضل اور محقق ومؤلف لکھا جاتا ہے......

کتاب میں بعض مقدمات کی روئداد بھی آ گئی ہے...... حضرت علامہ کرم الدین دبیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم الشان معرکہ کی روداد اور مقدمات کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں...... ہمارے اصلی معین ومددگار ہمارے حضرات مشائخ عظام تھے۔ حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب (مجدد گولڑوی) سجادہ نشین گولڑہ شریف کی خاص توجہ ہمارے شامل حال تھی۔ اور آپ ہی کی دعاء برکت سے ہمارے جملہ مراحل کامیابی سے طے ہوتے رہے۔ ابتداء میں جب مقدمات شروع ہوئے تو حضرت والا کی خدمت میں باریاب ہوا عرض کی کہ اب دعاء کا وقت ہے دوسری طرف سے ہر قسم کے منصوبے قائم ہو رہے ہیں اور ادھر مرزاجی کو یہ بھی دعوی ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کے مخالف تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس بات سے تم بالکل بے فکر رہو انشاء اللہ تم کامیاب ہوگے اور مرزا جس قدر زور خرچ کرے اس مقابلہ میں ہزیمت ہی اٹھائے گا۔ میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک یہ معرکہ رہے گا ایک خاص وقت دعاء کے لئے مخصوص رہے گا۔ اور حق تعالی سے نصرت وکامیابی کی دعاء کی جایا کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایسے ایسے معرکے پیش آئے کہ ہر طرح سے مایوسی کا سامنا آتا تھا لیکن حضرت پیر چشتی (مجدد مہر علی) مدظلہ کی کرامت اپنا ایسا کرشمہ دکھاتی تھی کہ عقل حیران رہ جاتی تھی......

...... ہم حضرت اقدس پیر صاحب مدظلہ کی اس باطنی توجہ کے کمال مشکور ہیں اور دعاء ہے کہ ایزد تعالی آپ کے ظل فیض کو دیر تک ممدود رکھے...... صفحہ نمبر ۵۷۴/۵۷۵ کتاب ہذا)

☆اعتزل الناس الامن خیر، وکن جلیس بیتک، واقبل علی شانک، وقلل من المخالطة.☆

حقیقت یہ ہے کہ اس پوری تحریکِ قادیانیت میں حضرت مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ کی قائدانہ خدمات جلیلہ کی نظیر نہیں اوران کے علاوہ بہت سے لوگوں کو بمشکل کھینچ تان کر اس میں لانے کی کوشش کی جاتی ہے جبکہ اصلاً کوئی کارنامہ دور دور تک ان کا دکھائی نہیں دیتا نہ اس دور کے اخبارات نے لکھا نہ رسائل کی فائلوں سے مل سکا......

اسی کتاب میں فیصلہ بعدالت لالہ آتم رام مہتہ بی اے اکسٹرا اسسٹنٹ مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی کاروائی کا حال بیان کرتے ہوئے (علامہ کرم الدین دبیر) لکھتے ہیں کہ:...... یہ مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ملزم نمبر ۱ پر ہے اور زیر دفعہ ۵۰۱، ۵۰۲ تعزیرات ہند ملزم نمبر ۲ پر ہے فریقین مسلمان ہیں اور مذہبی اختلاف کی وجہ سے شمشیر بکف ہیں۔ مستغیث اس فرقہ سے ہے جس کا سرپرست پیر مہر علی شاہ (صاحب) ساکن گولڑہ ضلع راول پنڈی میں ایک مشہور آدمی ہے.................. (الخ)......

۱۹۰۱ میں ملزم نمبر ۱ یعنی مرزا غلام احمد نے ایک کتاب عربی زبان میں جس کا نام اعجاز المسیح (مسیح کا معجزہ) ہے طبع کی ہے اس میں اس نے کل دنیا کو مخاطب کیا کہ اس کی فصاحت کے برابر کوئی شخص کتاب لکھ دے اور ساتھ ہی بطور پیش گوئی کے یہ دھمکی دی کہ جو شخص ایسی کتاب کے لکھنے کا ارادہ کرے گا وہ زندہ نہیں رہے گا مگر اس کے مقابلہ میں پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ نے ایک کتاب مسمی بہ سیف چشتیائی (چشتی کی تلوار) تالیف کی اور شائع کی............ اس اقتباس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی اس تحریک کے سرپرست تصور کئے جاتے تھے جبھی مقدمات بھی ان کے خلاف اوران کی اس تحریک کے ساتھیوں اور سپاہیوں کے خلاف قادیانیوں کی طرف سے درج کرائے جاتے تھے............ آگے چل کر دبیر صاحب لکھتے ہیں...... حضرت پیر صاحب پر اس مقدمہ میں سیف چشتیائی کے بعض مضامین کے حوالہ سے اتہام سرقہ کی کوشش کی گئی تھی مگر یہ ناکامی مرزا جی اور ان کی جماعت کو ایسی حاصل ہوئی جس کی حسرت گور میں بھی ان کے ساتھ جائے گی ادھر حضرت چشتی پیر (مہرِ علی) کی کرامت نصف النہار کی طرح روشن ہوگئی............ (صفحہ نمبر ۵۵۸ کتاب ہذا)

اس کتاب نے اس بات کو اور بھی مبرہن کر دیا ہے کہ بہت سے دعویدارانِ فاتحینِ قادیانیت اوران کے خودساختہ فرقہ کا اس وقت کہیں نام نشان بھی نہ تھا اور نہ کوئی اور کتاب بھی سیف چشتیائی جیسی منظر عام پر آئی ہوتی اور کسی مقدمہ میں بطور تبرک ہی کسی نابغہ روزگار فاتح قادیانیت کا نام آ گیا ہوتا............ جسے مرزا نے چیلنج کرنے کے لائق ہی جانا ہوتا......

محترمی محمد ثاقب رضا صاحب اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے...... (آمین) آپ نے معرکۃ الآرا کام کیا ہے مگر افسوس کہ اس تحریک کے مرکز سے آپ کوئی تقریظ کتاب کے لئے حاصل نہ کر سکے۔ جبکہ وہاں سے ختم نبوت پر اب بھی کام ہو رہا ہے ایک ماہ نامہ (مہر منیر) باقاعدگی سے جاری ہے ختمِ نبوت

پر نئی کتب کی تصنیف وتالیف کی سرپرستی کی جاتی ہے اور سال بھر میں ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسز کا انعقاد ہوتا ہے مرکزی ختم نبوت کانفرنس ہر سال ۲۵۔ اگست کو مناظرہ لاہور کی یاد میں دربار شریف میں منعقد ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ بہر کیف۔۔۔۔۔۔ اللہ مبارک فرمائے آپ کی تحقیقی محنت کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔۔۔۔۔۔ جس کا یہ راقم متحمل نہیں ہوسکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اللھم زد فزد وتقبل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خواندگان محترم، کتاب اپنے مندرجات کے اعتبار سے بڑی قیمتی ہے جس کے مقابلے میں اس کی قیمت ۶۶۰ روپے بہت ہی معمولی ہے اور ہاں اس پر رعایت بھی تو ہوگی۔۔۔۔۔۔ مجھ ایسے ہر طالبِ علم کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔ حاصل کرنے کے لئے درج ذیل مکتبات سے رجوع کیا جاسکتا ہے:۔۔۔۔۔۔
مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ ضیاء القرآن لاہور وکراچی ومکتبہ غوثیہ کراچی۔۔۔۔۔۔

اظہار تشکر و تعارف رسائل وجرائد

اس عنوان کے تحت ہم ان رسائل وجرائد کا مختصر تعارف پیش کرنے کی کوشش کریں گے جو کسی نہ کسی طور فقہِ اسلامی کی خدمت میں مشغول ہیں۔۔۔۔۔۔ ہر وہ رسالہ یا جریدہ جس میں فقہ اسلامی سے متعلق کوئی وقیع تحریر شائع ہوئی ہو تعارف میں شامل کیا جائے گا اگرچہ اس کا تعلق مسلمانوں کے کسی بھی مکتبِ فکر سے ہو۔۔۔۔۔۔ اور وہ کسی بھی زبان میں ہو۔ مجلّات ارسال فرمانے والے احباب کا تہ دل سے شکریہ کہ آپ نے اپنا اعزازی قاری بنانے کا اعزاز بخشا۔ (شاہتاز)

اس بار موصول ہونے والے مجلّات میں ایک مجلّہ معارفِ اولیاء ہے۔ ہر چند کہ یہ مجلّہ ایک عرصہ سے اس فقیر کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سے تحفۃً موصول ہو رہا ہے اور میرے متعدد مقالات بھی شائع کر چکا ہے مگر کبھی اس کا تعارف نہیں کرایا جاسکا کہ بھلا داتا صاحب کے مجلّہ کے بھی تعارف کی بھی کوئی ضرورت ہے۔ تاہم اس بار بنیتِ حصولِ خیر و برکت شاملِ تعارف وتذکرہ ہے۔ غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست والا معاملہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیش نظر شمارہ جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء ہے۔ یہ سہ ماہی مجلّہ ہے اس کے مدیر اعلیٰ اور سیکرٹری اوقاف جناب محمد حسن رضوی صاحب اسے ایک ریسرچ جنرل بنانے کی کوشش میں ہیں اسی لئے اس کا اسلوب ایچ ای سی اپروو ڈ جنرلز کا سا بن رہا ہے۔۔۔۔۔۔ معاون مدیر جناب مشتاق احمد صاحب خود ریسرچ فیلو ہیں مرکز معارف اولیاء میں تو ریسرچ کا ٹچ تو اس میں ہونا لازی ہے مجلّہ کی مجلسِ ادارت علماء وحکماء پر جبکہ مجلسِ مشاورت پوری کی پوری ڈاکٹرز پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔۔ مجلّہ بنیادی طور پر تصوف کا علمبردار ہے اور مرکز معارفِ اولیاء کے زیر اہتمام محکمہ اوقاف پنجاب کے زیرِ کفالت ونگرانی شائع ہوتا ہے۔ تاہم اس میں دیگر

مذہبی، اسلامی امور و عنوانات پر بھی مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں......اس بار کے مشمولات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی شفقت اور حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا کردار، تحریک پاکستان اور صوفیائے کرام، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا نظریہ تربیت، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، نظریہ پاکستان کا اسلامی و روحانی پس منظر، صوفیانہ اصطلاحات، اور انگریزی میں حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور مستشرقین، پر مضامین شائع ہوئے ہیں......ہماری پسند کے یوں تو سارے ہی مضامین ہیں لیکن آخری مضمون اصطلاحات والا ٹیکنیکل ہونے کی بناء پر منفرد ہے......

مجلّہ حاصل کرنے کا پتہ بہت سیدھا سادا ہے۔ مرکز معارف اولیاء دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ......محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب۔

دوسرا رسالہ بھی تصوف ہی کا ترجمان ہے مگر ذرا ہٹ کے..........اس کا نام الاحسان ہے جو اس حدیث مبارکہ سے ماخوذ ہے......کہ ما الاحسان یا رسول اللہ..........قال الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فالم تکن تراہ فانہ یراک..........اور یہ حدیث زہد و تصوف کی اساسی رہنما حدیثوں میں سے ایک ہے۔ الاحسان ایک علمی و تحقیقی مجلّہ ہے......حق یہ ہے کہ اس کے مدیر محترم نے یہ مجلّہ مرکز برائے مطالعہ تصوف شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے جاری کر کے ہم لوگوں پر احسان فرمایا ہے......الاحسان کا شمارہ نمبر ۲ ہمارے پیش نظر ہے جو جولائی تا دسمبر ۲۰۱۴ء کا شمارہ ہے......اس کے مشمولات میں حسبِ ذیل مضامین ہیں......مذاہب طریقت کشف المحجوب کی روشنی میں، سیدہ نفیسہ بنت حسن الانور ایک تعارف، حضرت خواجہ محمد صادق نقشبندی حیات و خدمات، بدیع الزمان نورسی کے صوفیانہ افکار (رسائل نور کی روشنی میں) تفسیر روح المعانی میں شیخ مجدد الف ثانی کے علمی آثار، سید عبدالقادر جیلانی کا اشاعت اسلام میں کردار، ادب تصوف اور ابو عبداللہ الحارث بن اسد المحاسبی، ترکی میں منعقدہ پہلا بین الاقوامی امام ربانی سمپوزیم، التصوف فی الاسلام نشاتہ وتطورہ، علاوہ ازیں دو مضامین انگریزی میں بھی ہیں۔

مجلّہ کے روحِ رواں خود ایک صوفی صافی شخصیت کے مالک پروفیسر ڈاکٹر ہیں......اور اس مجلّہ کے مدیر اعلیٰ ہونے کا ہر لحاظ سے حق رکھتے ہیں......ہماری مراد ہے جناب ہمایوں عباس شمس صاحب ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹیل لرننگ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد......مجلس ادارت میں بھاری بھرکم علمی شخصیات کے اسمائے گرامی ہیں......خواجہ قطب الدین فریدی صاحب، پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب، و دیگراں..............

مجلّہ بڑے سائز کے دو سو صفحات کے لگ بھگ ہے......اور اہتمام سے شائع ہوا ہے......اس کے سرورق پر حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے مخصوص طرز کے قبہ کا عکس ہے......اور

صوفیانہ رنگ میں چھپا ہے......

مجلّہ کی قیمت ۴۰۰ روپے درج ہے اور یہ مرکز برائے مطالعہ تصوف جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے طلب کیا جاسکتا ہے......

ایک اور مجلّہ عیسائی مذہب کا پرچارک ہمیں موصول ہوا ہے جس کا نام شالوم ہے اور یہ ماہنامہ راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے......زیر نظر شمارہ اس کا فروری ۲۰۱۵ء کا ہے یہ رسالہ گزشتہ ۲۸ برس سے شائع ہو رہا ہے......مجلّہ کی فہرست مضامین اس طرح ہے:......وقت پورا ہوا، روزوں کا روحانی سفر، روزہ رکھواو دعاء کرو، روزہ کی بھوک اور بھوکے لوگ، مقدمہ لوسی، ترکی مسیحیت کی جائے پرورش، مبشر، رسالہ کی مجلس ادارت میں چیف ایڈیٹر فادر جیکب جوزف ڈوگرا ہیں جبکہ ایڈیٹر فادر ناصر جاوید ہیں پرچہ کی فی شمارہ قیمت ۲۰ روپے ہے جبکہ سالانہ ۴۰۰ روپے فیس ہے......رسالہ پڑھنے کے خواہش مند درج ذیل پتہ پر رابطہ کر کے طلب کر سکتے ہیں......ایڈیٹر بشپ ہاؤس، چرچ روڈ، لالکرتی راولپنڈی چھاؤنی۔

زیر نظر شمارہ اپنے مضامین کے اعتبار سے خاص روزہ نمبر کہا جاسکتا ہے۔روزوں کے حوالہ سے فادر یونس شہزاد او پی لکھتے ہیں......مسیحی روزوں کے مقدس اور بابرکت ایام ایک پرفضل اوور روحانی مشق ہے۔ جو ہمارے باطن کو پاک کر کے ہمیں نیاپن عطا کرتے ہیں روزوں کے ایام کا آغاز راکھ کے بدھ سے ہوتا ہے کاہن مومنین کے ماتھے پر چٹکی بھر راکھ لگاتا ہے یا سر میں راکھ ڈالتا ہے جو توبہ پشیمانی اور تجدید کا برملا اظہار ہے......روزوں کے ایام عید پاشکا منانے کے لئے ہمیں روحانی طور پر تیار کرتے ہیں......مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ روزے عیسائیت کے ہوں یا اسلام کے مقصد روحانی بالیدگی اور رضائے الٰہی ہے......یہ الگ بات ہے کہ ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ یہ روحانی بالیدگی اور رضائے رب بجز ایمان نبی آخر الزماں حاصل نہیں ہوسکتی......خود حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یاتی من بعدی اسمہ احمد......کے الفاظ سے جو بشارت دی ہے اس پر ایمان ضروری ہے......

مذکورہ بالا مجلّات کے علاوہ کویت سے ہر ماہ آنے والا رسالہ المجتمع کا شمارہ فروری بھی آچکا ہے مگر اس کے مطالعے کا وقت نہیں مل سکا انشاء اللہ اس کا تعارف آئندہ شمارے میں ہم دیگر رسائل کے ساتھ پیش کریں گے......چند اور قابل ذکر مجلّات جو موصول ہو چکے ہیں ان میں حسب ذیل شامل ہیں:......

۱۔ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور، اوکاڑہ	۲۔ماہنامہ عرفات، لاہور
۳۔ماہنامہ الفلاح، کراچی	۴۔ماہنامہ الشریعۃ لاہور،
۵۔مجلّہ الواقعہ، کراچی	۶۔ماہنامہ روح بلند، لاہور۔
۷۔ماہنامہ ایوانِ اسلام، کراچی	۸۔ماہنامہ العصر، پشاور

☆علیک بالمشیی والریاضۃ،واجتنب الکسل والخمول،واھجر الفراغ والبطالۃ.☆

۹۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور
۱۰۔ مجلّہ دعوۃ، دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد
۱۱۔ سہ ماہی مجلّہ تحقیق معارف، کراچی،
۱۲۔ تحقیقی مجلّہ علوم اسلامیہ بہاولپور
۱۳۔ ماہنامہ بینات، لاہور
۱۴۔ ماہنامہ الحق، اکوڑہ خٹک
۱۵۔ حق نوائے احتشام کراچی،
۱۶۔ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی
۱۷۔ نور العرفان لاہور،
۱۸۔ ماہنامہ ضیائے مصطفیٰ عارف والا
۱۹۔ ترجمان القرآن لاہور،
۲۰۔ ماہنامہ پیامِ اسکاؤٹس کراچی،
۲۱۔ ماہنامہ فلسطین کراچی،
۲۲۔ ماہنامہ مہر منیر دربار عالیہ گولڑہ شریف
۲۳۔ مجلّہ احیاء العلوم کراچی،
۲۴۔ ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور،
۲۵۔ ماہنامہ البرہان تحریکِ اصلاح تعلیم لاہور،
۲۶۔ مجلّہ القلم، جامعہ پنجاب لاہور،
۲۷۔ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور انڈیا۔
۲۸۔ سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ انڈیا
۲۹۔ ماہنامہ اردو بک ریویو......نئی دہلی انڈیا
۳۰۔ جہات الاسلام، پنجاب یونیورسٹی لاہور،
۳۱۔ ماہنامہ نفاذِ اردو، کراچی
۳۲۔ ماہنامہ مسیحائی، کراچی
۳۳۔ ماہنامہ المقصود کراچی،
۳۴۔ ماہنامہ انوار لاثانی لاہور
۳۵۔ ماہنامہ محدث لاہور
۳۶۔ ماہنامہ حکمتِ قرآن، لاہور
۳۷۔ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور
۳۸۔ ماہنامہ حکمتِ بالغہ، جھنگ
۳۹۔ ماہنامہ متاعِ کارواں بہاول پور۔
۴۰۔ ماہنامہ ملیہ، فیصل آباد۔
۴۱۔ ماہنامہ پیام البصیرہ اسلام آباد۔
۴۲۔ معارف ہجویریہ لاہور۔
۴۳۔ ماہنامہ تعمیرِ افکار کراچی۔
۴۴۔ ماہنامہ مصلح الدین کراچی
۴۵۔ ماہنامہ کاروانِ قمر، کراچی
۴۶۔ ماہنامہ نعت لاہور
۴۷۔ ماہنامہ الاسلام کراچی
۴۸۔ سہ ماہی الفقیر، لاہور
۴۹۔ سہ ماہی تجلیاتِ فرید، کانگڑہ شبقدر
۵۰۔ ماہنامہ کنز الایمان، لاہور
۵۱۔ ماہنامہ گلوبل سائنس، کراچی
۵۲۔ ماہوار صراط الہدیٰ (سندھی) کراچی
۵۳۔ المصداق......حیدر آباد
۵۴۔ ماہنامہ، العربی۔ کویت۔
۵۷۔ سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد،
۵۸۔ سہ ماہی السیرۃ، زوار اکیڈمی کراچی
۵۹۔ سہ ماہی معین الاسلام، بیربل شریف
۶۰۔ سہ ماہی مجلّہ القسم العربی، جامعۃ پنجاب
۶۱۔ سہ ماہی نورِ معرفت، اسلام آباد
۶۲۔ ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا، اوکاڑا
۶۳۔ سہ ماہی الزبیر، اردو اکیڈمی بہاولپور
۶۴۔ سہ ماہی پیام آشنا، اسلام آباد

☆اقرا التاریخ،وتفکر فی عجائبہ،وتدبر غرائبہ،واستمتع بقصصہ واخبارہ.☆

۶۵۔رسالۃ الثقلین مجلہ اسلامیہ جامعۃ۔ایران

۶۶۔مجلہ مجمع اللغۃ العربیۃ الاردنی،عمان الاردن

۶۷۔مجلہ الدعوۃ......الریاض

۶۸۔(ماہنامہ) مجلۃ المجتمع الکویت

۶۹۔ششماہی الاقتصاد۔کراچی

۷۰۔ماہنامہ پیامِ آگہی،فیصل آباد

۷۱۔ماہنامہ المنبر ،فیصل آباد

۷۲۔ماہنامہ تحفظ کراچی

۷۳۔مجلہ الثقافہ الاسلامیہ شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی

۷۴۔ششماہی علمی وتحقیقی مجلہ معارفِ اسلامی،اسلام آباد

۷۵۔مجلہ تحقیق معاشرتی علوم،اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی۔

۷۶۔مجلہ الایضاح شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ پشاور

۷۷۔مجلہ الاضواء،شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ پنجاب لاہور

77-Qurarterly, Islamic Studies, IRII Islamabad.

78-Monthly Suffah, Huddersfield, UK.

79-Pskistan Journal of Applied Economics. Karachi.

80-Qurterly Insights,Karachi,

81-The Minaret Karachi.

82-Business Review Karachi.

83-Journal of Islamic Banking & Finance, Karachi.

84-Hamdard Islamicus, Karachi.

احبابِ محترم:

آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان سب مجلات کا فوری طور پر اور بیک نشست تعارف کرانا ناممکن ہے تاہم آئندہ اشاعتوں میں باری باری چند مجلات کو شاملِ تعارف کیا جاتا رہے گا مرسلین کرام جو ہمیں از راہِ محبت وشفقت ایک عرصہ سے اپنے مجلات ارسال فرمارہے ہیں ہماری طرف سے اسے موصولی کی رسید خیال فرمائیں اور مجلہ ارسال فرمانے پر مجلس ادارت اور اس عاجز کا شکریہ قبول فرمائیں......مزید تشکر اس بات پر کہ آپ ہمیں اس قابل خیال فرماتے ہیں کہ آپ کا مجلہ ہماری مجلسِ ادارت کی نظر سے گزرے اور وہ اس سے مستفید ہو......ان تمام مجلات کے مدیرانِ محترم سے جن کے ہاں فقہی مضامین شائع نہیں ہوتے یا کبھی کبھار ہوتے ہیں،گزارش ہے کہ وہ اپنے ماہنامہ سہ ماہی یا ششماہی کی ہر اشاعت میں کوئی ایک آدھ مضمون فقہ اسلامی پر ضرور شامل فرمایا کریں کہ یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔اس سے جہاں ابلاغِ دینی وتفہیم شرعی مسائل کا فریضہ ادا ہوگا وہیں آپ کے مجلہ کی علمی قدر ومنزلت میں بھی اضافہ ہوگا......

(نوراحمد شاہتاز ومجلس ادارت مجلہ فقہ اسلامی)

☆جدد حیاتک،ونوع اسالیب معیشتک،وغیر من الروتین الذی تعیشہ.☆